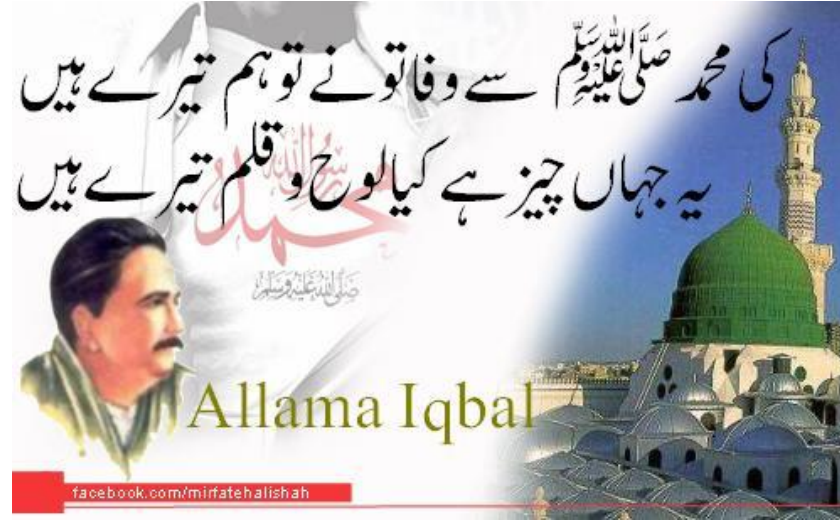


بغاوت یا اصلاح



اپنی اصلاح کے لئے اپنا جائزہ لینا بہت ضروری ہے جب تک آپ ان اسباب کو ہی نہیں جان پائے جو آپ کی ناکامی کی بنیاد ہیں تب تک اصلاح کا کوئی راستہ نہیں ہوگا۔ ایک عظیم قوم جس کا تاریخ میں اعلیٰ مقام ہے، جس نے روم اور فارس جیسی حکومتوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، جن کی طاقت، علم، ہنر، اخلاق، عدلیہ، تقویٰ کے سامنے کوئی آنے کی بھی جرات نہیں کرتا تھا، وہ اچانک سے ایسی پستیوں میں جا گرے گی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا، کیے بعد دیگرے تین عظیم نام سلطنت مغلیہ، سلطنت عثمانیہ اور ایران ناکامی سے دوچار ہو گئے یقیناً اس وقت یہ سوچنا آسان نہ تھا۔ لیکن پھر تاریخ گواہ ہے کہ کس طرح سے انگریزوں نے سلطنت مغلیہ کا خاتمہ کیا اور اپنی لاشی جمادی۔ وہی مسلمان جو کبھی ہند کا بادشاہ تھا وہ ذلت و رسوائی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گیا، ایک طرف ہندوؤں کا ظلم و ستم تو دوسری جانب انگریز کی غلامی، شاید ہم اس وقت کے مسلمانوں کی ذہنی حالت کو بہتر نہ سمجھ پائیں اس لئے ہمیں ابھی کے مسلمانوں کی حالت پر نظر ڈالنی ہوگی،

اس وقت دنیا میں دو طرح کے مسلمان ہیں ایک مظلوم اور دوسرے لاپروہ یا متاثرین، الحمد للہ ہم مظلوموں میں سے

تو کہیں، مین اوسوس تماستین میں ہمارا شمار لازماً ہوتا ہے، اس لئے میں دوسرے ستم کے مسلمانوں سے مخاطب ہوں، اور ساتھ ہی میں معذرت چاہتا ہوں میرے سوال ہمیشہ عجیب ہی ہوتے ہیں، لیکن سچ یہ کہ جب تک آپ کی سوچ کا انداز مختلف نہ ہو تب تک آپ کچھ تبدیل نہیں کر سکتے۔

جب بر میں مسلمان کھلے عام قتل کیے جارہے تھے اس وقت آپ کے ذہن میں اسکا حل کیا آیا تھا؟ آپ نے اس معاملے کا ذمہ دار کسے سمجھا؟ کیا کبھی ایسا ہوا کہ آپ کے ذہن یہ سوال بھی ابھرا ہو کہ اگر ہم حق پر ہیں تو پھر خدا ہماری مدد کیوں نہیں کرتا؟ کیا اسنے ہمیں دنیا میں مرنے کے لئے بھیجا ہے؟ اگر جنگ بدر میں آسمان سے فرشتے اتر سکتے ہیں مسلمانوں کی مدد کے لئے تو اب وہ فرشتے کیوں نہیں اترتے کیا انہیں اب ہم سے کوئی دلچسپی نہیں؟ یا پھر خدا یہ ہی چاہتا ہے؟ اگر خدا یہ ہی چاہتا ہے تو پھر اس میں رحمت کہاں ہے ہم اسے رحمان کیوں مانیں؟ وغیرہ وغیرہ لیکن اسکے برعکس اگر آپ نے میرے سوال پڑھنے کے بعد فوراً مجھے برا بھلا کہا، اور سوچا کہ اس کم علم انسان کو کیا پتا کہ اس میں بھی خدا کی کوئی حکمت ہوگی، وہ ضرور مدد کرے گا، تو اس کا مقصد یہ کہ آپ کسی معجزہ کا انتظار کر رہے ہیں کہ معجزہ ہوتے ہی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا میں آپ کے عقیدے کی قدر کرتا ہوں، لیکن تب تک جو معصوم جانیں اجل کا شکار ہو رہی ہیں انکا ذمہ دار کون ہے؟ قاتل یا اور ثناء۔ سوچنے کا ضرور

ہمارے وہ مسلمان بھائی جو معجزات کے انتظار میں خود کچھ نہیں کرتے، کیوں کہ انہیں لگتا ہے کہ وہ خدا کے لاڈلے ہیں اور خدا انہیں کبھی آج نہیں آنے دیگا۔ کاش یہ ہی یقین نوکری کرتے وقت بھی ذہن میں آجائے تو آج کا نوجوان جاب کے پیچھے خوار کبھی نہ ہو۔

لیکن اگر آپ میرے سوالات سے مطمئن ہیں اور اگر اس طرح کے سوالات آپ کے ذہن میں اٹھتے رہتے ہیں تو اسکا مقصد کہ آپ کے اندر بغاوت جنم لے رہی ہے یا لے چکی ہے، جب تک احساسات میں شدت پیدا نہ ہو تب تک عقائد کی بنیادوں کو تبدیل کرنا قدرے ناممکن ہوتا ہے، اگر آپ کے ذہن میں کلمہ طیبہ کا ترجمہ ہو تو اسکا پہلا حصہ مزید دو حصوں پر مشتمل ہے۔ جس میں سے پہلا نفی اور دوسرا اثبات پر مبنی ہے۔

کوئی معبود نہیں (الاہیت کی مکمل طور پر نفی) اسکے بعد آپ کہتے ہیں سوائے اللہ کے۔ جیسے سورہ فاتحہ میں ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ تیری ہی، تجھ ہی سے (عربی میں ایاک) ذرا غور کریں تو ان الفاظوں میں کسی دوسرے کی کوئی گنجائش نہیں، اور یہ تب ہی ممکن تھا جب آپ نے لا الہ الا اللہ پر عمل کیا۔

حضرت علامہ اقبال رح نے اپنے کلام شکوہ جواب شکوہ میں بھی اسی طرز فکر کا استعمال کیا ہے۔ اور ساتھ میں اس دور کے مسلمانوں کی ذہنی کشمکش کو بھی واضح کیا ہے اور پھر جواب شکوہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے انکے تمام شکوہ

شکوہ

(مسلمان کی خدا سے شکایات)

بس رہے تھے یہیں سلجوق بھی، تورانی بھی

اہل چین چین میں، ایران میں ساسانی بھی

اسی معمورے میں آباد تھے یونانی بھی

اسی دنیا میں یہودی بھی تھے، نصرانی بھی

پر ترے نام پہ تلوار اٹھائی کس نے

بات جو بگڑی ہوئی تھی، وہ بنائی کس نے

صفحہ دہرے باطل کو مٹایا ہم نے

نوع انساں کو غلامی سے چھڑایا ہم نے

تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے

تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے

پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں

ہم وفادار نہیں، تو بھی تو دلدار نہیں!

اتمیں اور بھی ہیں، ان میں گنہ گار بھی ہیں

عجز والے بھی ہیں، مست سے پندار بھی ہیں

ان میں کاہل بھی ہیں، غافل بھی ہیں، ہشیار بھی ہیں

سینکڑوں ہیں کہ ترے نام سے بیزار بھی ہیں

رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشانوں پر

برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

بني اغيار كي اب چاہنے والي دنيا
رہ گئی اپنے لیے ایک خیالی دنيا
ہم تو رخصت ہوئے، اوروں نے سنبھالی دنيا
پھر نہ کہنا ہوئی توحید سے خالي دنيا
ہم تو جیتتے ہیں کہ دنيا میں ترانام رہے
کہیں ممکن ہے کہ ساقي نہ رہے، جام رہے!

جواب شکوہ

(خدا کا جواب)

صفحہ دہرے سے باطل کو مٹایا کس نے؟
نوع انساں کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟
میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟
میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے؟
تھے تو آباوہ تمہارے ہی! مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو!

کیا کہا! بہر مسلمان ہے فقط وعدہ حور
شکوہ بے جا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور
عدل ہے فاطر ہستی کا ازل سے دستور
مسلم آئیں ہو اکا فرقہ ملے حور و قصور
تم میں حوروں کا کوئی چاہنے والا ہی نہیں
جلوئے طور تو موجود ہے! موسیٰ ہی نہیں

منفعت ایک ہے اس قوم کی! نقصان بھی ایک

ایک ہے اس قوم کا! اور بھی! اور بھی! اور بھی! اور بھی!

یہ یا جب! بی سیر یا بیس یا یہ
حرم پاک بھی! اللہ بھی! قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

ہر کوئی مست سے ذوق تن آسانی ہے
تم مسلمان ہو! یہ انداز مسلمان ہے!
حیدری فقرے نے دولت عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے؟

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

ہم نے اللہ کی کتاب کو ثواب کی خاطر سنبھالا ہوا ہے اور یہ بھول ہی گئے ہیں کہ قرآن کے نزول کا مقصد کیا
تھا، اور مسلمانوں کی ناکامی ذلت و رسوائی کا بنیادی سبب ترک قرآن ہے۔ ہمارا سب سے بڑا المیہ ناکامی نہیں بلکہ وہ
مردہ دل ہے جو ناکامی میں رہتے ہوئے بھی ناکامی کو محسوس نہیں کرتا۔ یاد رکھیں قسمت بھی ایک تبدیلی کا نام ہے
جب تک آپ خود تبدیلی کے لئے تیار نہیں ہو جاتے تب تک کچھ بھی تبدیل نہیں ہوتا۔

Article Link <http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2123>

Join us on facebook <https://www.facebook.com/mirfatehalishah>

www.mirfatehalishah.com